افادات شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ
ضبط و ترتیب ۔ مولانا عبدالقیوم حقانی

صحبتے با اہلِ حق !

مجاہدین کے چہروں کو دیکھنا بھی عبادت ہے

۱۰ ارجنوری ۸۸ء حسب معمول مجلس شیخ الحدیث مدظلہ میں بعد العصر حاضری کا موقع ملا۔ دور دراز سے علماء آئے ہوئے تھے ۔ افغان مجاہدین کی ایک جماعت بھی حاضر خدمت تھی ۔ کالج کے چند نوجوان طلبہ افغان مسائل پر حضرت اقدس سے استفسار کر رہے تھے ۔ اسی دوران آپ نے ارشاد فرمایا۔ کل افغان مجاہدین کی ایک جماعت آئی تھی ۔ غازیوں اور مجاہدوں کی جماعت تھی تو ان کے چہروں کو دیکھنا بھی عبادت سمجھتا ہوں ۔ مختلف محاذوں پر ان کا دشمن سے مقابلہ ہوا تھا ۔ بعض رفقاء کے ہاتھ کٹ چکے تھے ۔ ایک دو نوجوانوں کے پاؤں کاٹ دیے گئے تھے ۔ بعض ابھی ہسپتالوں سے فارغ ہوئے تھے ۔ ان سب مصائب اور ہجرت اور مسافرت اس پر مستزاد ۔ مگر ان کے چہرے نورانی تھے ۔ انوارات اور بشاشت چھائی ہوئی تھی ۔ ہیبت اور رعب اور دبدبہ معلوم ہوتا تھا میں تو حیران رہ گیا بہر حال اس میں ریب اور شک کی گنجائش نہیں ۔ یہ اس وقت عظیم جہاد ہے اس کے جہاد ہونے میں امت کا اجماع ہے یہ مجاہدین کی قربانیاں ہیں جس قدر قربانیاں زیادہ ہوں گی وہ موجب نجات ہیں۔

ایک اہم دعا جو حضور اقدس ؐ نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو تعلیم فرمائی

ابھی یہ بات ہو رہی تھی مغرب کا وقت قریب تھا کہ باجوڑ ایجنسی کے مشہور عالم مولانا مسیح اللہ خان صاحب حاضر خدمت ہوئے اپنا تعارف کرایا اور اپنی ایک تالیف کے عنوان اور سرخیاں سنائیں اور اس پر تقریظ لکھنے کی درخواست پیش کی۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا ۔ حضرت ! یہ آپ کا حسن ظن ہے میرا نام شاید آپ کو بھی کسی نے بہتر بتایا ہو مگر میرے اندر تو کوئی خوبی ہی نہیں ۔ عیوب ہی عیوب ہیں آپ کا حسن ظن ہے ۔ انہوں نے درخواست کی حضرت ! ادھر نماز کا وقت قریب ہو گیا ہے میں آپ کا وقت ضائع کرنا بھی نہیں چاہتا ۔ مجھے اپنے تلمذ میں لے لو اسے اپنے لئے آخرت کا توشہ سمجھتا ہوں ۔ کوئی آیت یا حدیث مجھے پڑھا دو کہ نسبت کا شرف حاصل ہو ۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو خصوصیت کے ساتھ جو دعا پڑھنے کی تاکید فرمائی تھی وہی پڑھ کر سنائے دیتا ہوں ۔ خدا تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں آداب کی توفیق بھی مرحمت فرمائے ۔ وہ دعا یہ ہے :-

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

اسلام میں "سلام" کی اہمیت

ارشاد فرمایا۔ اسلام کی عجیب شان ہے۔ ہر سنت اور طریقہ کتنا جامع اور بے مثال ہے۔ نام بھی مسلمان مذہب بھی اسلام، مسلم، یعنی امن صلح اور سلامتی سے ماخوذ اور پہلی ہی ملاقات میں سلام اور سلامتی کی تلقین۔ باپ ہو، بیٹا ہو، استاد ہو، شاگرد ہو، حاکم ہو یا رعیت ہو۔ گھر میں بیوی ہو سب کو السلام علیکم کہا کرو۔ گھر میں سلام کہنا متروک ہو چکا ہے۔ حالانکہ یہ بھی سنت ہے۔ گھر میں برکت ہوگی۔ ہمارے کچھ پٹھان بھائی گھر میں سلام کہنے میں عار محسوس کرتے ہیں۔ عوام تو دین سے کورے ہوگئے ہیں۔ حضور ؐ کی سنت میں عار، مسلمان کی شان کے زیبا نہیں۔

اللہ کے حقوق کی طرح بندوں کے حقوق کی ادائیگی بھی لازمی ہے

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا۔ بندوں کے بھی ایک دوسرے پر حقوق ہیں۔ اور اللہ کے بندوں سے ہمدردی کرنا لازمی ہے۔ مگر آج ان حقوق سے بے پرواہی برتی جا رہی ہے۔ دنیا ایک جہنم کدہ بنی ہوئی ہے۔ ہر طرف زیادتی، ظلم و تعدی، حق تلفی اور لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہے۔ قومی جنگ، صوبائی جنگ۔ انفرادی اور اجتماعی جنگ، ہر طرف لڑائی ہی لڑائی ہے۔ امن و سکون کی مقدار بہت کم رہ گئی ہے۔ گویا آج کا انسان اس سے آگاہ ہی نہیں کہ ایک انسان کا دوسرے انسان پر کیا حق ہے؟ اور اگر ہے تو شاید اسے شریعت کا جز ہی نہیں سمجھتے۔ حالانکہ حقوق اللہ کی طرح بندوں کے حقوق کی ادائیگی بھی ایمان کا لازمی جزو ہے۔

اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں فرماتے

ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں فرماتے۔ فرماتے ہیں الکبریاء ردائی۔ بڑائی اور تکبر میری چادر ہے۔ جو اسے مجھ سے چھیننا چاہتے ہیں۔ اوندھے منہ اسے جہنم میں جھونک دوں گا۔ تو اللہ تعالیٰ ہمیں غرور اور تکبر سے محفوظ رکھے۔ کبھی تکبر نہیں کرنا چاہئے۔ شیطان نے غرور میں آکر کہا کہ یا اللہ! مجھے قیامت تک زندہ رکھ۔ خدا کی ذات غنی ہے وہ دشمن کی بھی دعا قبول کرتا ہے۔ کافر کی بھی۔ فاسق کی بھی قبول کرتا ہے۔ شیطان نے مہلت مانگی۔ الیٰ یوم یبعثون۔ بعثت کے دن تک۔ تو خدا نے کہا کہ اس وقت تک مہلت نہیں۔ البتہ قیامت سے پہلے تک تجھے زندہ رکھوں گا۔ تو اب خدا کے سامنے اکڑ کر کہنے لگا کہ یا اللہ! یہ بنی آدم جو بھی ہیں ان میں سے کوئی بھی مجھ سے جنت میں نہ جانے پائے گا۔ میں ان کو ہر طرف سے گمراہ کروں گا۔ اب شیطان کی ساری زندگی بغاوت اور سرکشی میں گذر رہی ہے۔

غرور اور تکبر کے ساتھ علم اور عبادت بھی نافع نہیں رہتی

ارشاد فرمایا۔ میرے محترم بزرگو! ہمیں شیطان ابلیس کی طرح علم پر، دولت پر، کسی چیز پر مغرور نہ ہونا چاہئے۔ حکومت پر مغرور نہیں ہونا چاہئے۔ دولت قارون کے پاس تھی۔ فخسفنا بہ وبدارہ الارض دولت سمیت خدا نے اسے زمین میں غرق کر دیا۔ حکومت فرعون کو ملی تھی نمرود کو ملی تھی۔ شداد کو ملی تھی جس نے دنیا میں جنت بنا رکھی تھی۔ لیکن اس کا انجام کیا ہوا؟ نہ حکومت کام آئے گی نہ دولت

نہ محض علم اور عبادت جس میں غرور اور عجب آجائے۔ جس عبادت میں تکبر آجائے۔ جس علم میں غرور ہو وہ بے کار ہو جاتا ہے۔ نہ دنیا کا فائدہ نہ آخرت کا۔

عظمت صحابہؓ ارشاد فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ نے دولت کے خزانے آسمانوں اور زمینوں کے خزانے کھول دئے تھے ان کے ایک ارشاد سے سمندر اور بحر و بر مسخر ہو جاتے تھے جنگلوں کے درندے راستہ چھوڑ دیتے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی کے زمانہ میں علاء حضرمی بحرین فتح کرنے گئے۔ راستہ میں سمندر تھا علاء حضرمی نے کہا کہ حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھیوں پر اللہ نے فضل کیا تھا کیا ہم پر فضل نہیں ہوگا۔ اللہ کو پکارا یا علیم یا علیم یا عظیم یا علی کہہ کر پکارا۔ تو اللہ کا نام بہت بڑا ہے اللہ تعالیٰ کا نام اخلاص سے لے تو اللہ تعالیٰ امداد فرما دے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مصیبت میں اللہ کو پکارتے آندھی آ جاتی تو نماز شروع فرماتے کوئی پریشانی کی بات ہوتی تو نماز پڑھنے لگ جاتے۔

واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ نماز شروع فرماتے۔ اللہ ساری محنت آسان اور پریشانی دور فرما دیتے تو حضرت علاء حضرمی نے اللہ کا نام لیا اور گھوڑے کو سمندر میں ڈال دیا اور سمندر پار کر لیا۔ تو سمندر بھی تابع تھا خشکی بھی۔ بحر و بر سب پر صحابہؓ کی حکومت تھی۔

قتل مسلم کا وبال اور لادین مغربی جمہوریت کی مضرتیں ارشاد فرمایا۔ اسلام کہتا ہے کہ تم نے اگر کسی ایک مسلمان کو بھی قتل کر دیا تو گویا ساری مسجدیں تم نے ڈھا دیں۔ حرمین شریفین کو تم نے گرا دیا۔ آسمانوں زمینوں اور عرش و کرسی کو گویا تم نے مسمار کر دیا۔ اور کائنات کو ایٹم بم سے اڑا دیا۔ اتنا گناہ جو کرے گا اس سے قتل کا گناہ بڑھ کر ہے۔ میں عرض کروں یہ آزادیٔ رائے۔ آزادی لائے، آزادیٔ رائے کے نعرے کس مقصد کے لئے لگائے جاتے ہیں۔ کونسی آزادیٔ رائے کہ جو برا بھلا دل میں آئے اسے بکتا رہے اور اظہار حق اگر مطلوب ہے تو اسلام میں اس کی کمی ہے۔ امیر المومنین حضرت عمرؓ لوگوں کے سامنے کھڑے ہیں۔ خطاب فرماتے ہیں کہ:-

"لوگو! میری طاقت میری حکومت تمہیں معلوم ہے۔ کہا۔ ہاں، معلوم ہے۔ فرمایا کہ اگر ایک مصلحت کی بنا پر ایسی بات کہہ دوں جو دین کے خلاف ہو۔ مگر مصلحت وقت کا تقاضا ہو تو تم میری ایسی بات مان لوگے"

تو ایک اعرابی دیہاتی کھڑا ہوا تلوار سے للکار کر کہا کہ اے عمر! ایسے وقت ہم تجھے تلوار سے سیدھا کر دیں گے۔ ہماری تلوار ہوگی اور آپ کی گردن۔ یہ تھی آزادیٔ رائے۔ آج آزادی کا مطلب ہے مادر پدر آزاد ہونا۔ یہ جمہوریت جمہوریت! خدا معلوم کیا کیا لعنتیں انگریز نے ہمارے لئے چھوڑی ہیں جس میں نہ خدا کی اطاعت نہ رسولؐ کی عظمت۔ عوام کا ہر ہو ناک جو فیصلہ دے ایسی جمہوریت کا اسلام روادار نہیں۔ تو آج ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم نہ ایسی جمہوریت، نہ شخصیت نہ سوشلزم اور نہ سیکولرازم چاہتے ہیں ہم نے یوم میثاق جو وعدہ کیا ہے اور پیدا ہوتے وقت اور مرتے وقت وہی اعلان ہے ہمارا کہ علیٰ ملۃ رسول اللہ ملت ابراہیمی پر قائم رہنا چاہتے ہیں ہم اس کی پیروی کریں گے۔